بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یومیہ - جمعہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۲۰۱	۱۲ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ - ۶ تبوک ۱۳۴۷ ہش ۶ ستمبر ۱۹۶۸ء	جلد ۵۷/۲۲

19

اخبار احمدیہ

— • کراچی ۴ تبوک (بذریعہ تار)

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت وسلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

— • مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام امسال کا تیسرا امتحان انشاء اللہ ۲۰/۹/۶۸ بعد جمعہ برائے ربوہ اور ۲۲/۹/۶۸ بروز اتوار برائے بیرونجات منعقد ہوگا۔ مجالس انصار اللہ کے زعماء صاحبان سے گزارش ہے کہ پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اپنی شاندار روایات کو قائم رکھتے ہوئے استحکام پاکستان کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں بشاشت سے پیش کرو

دعاؤں اور قربانیوں کے ساتھ اپنے محبوب وطن کو مستحکم اور ناقابلِ تسخیر بنا دو

ستمبر ۱۹۶۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا احباب جماعت کے نام ایک تاریخی پیغام

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان پر بھارت کے جارحانہ حملہ کی اطلاع موصول ہونے پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احباب جماعت کے نام اپنے ایک تاریخی پیغام میں انہیں توجہ دلائی تھی کہ وہ اپنی شاندار روایات کو قائم رکھتے ہوئے استحکام پاکستان کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں بشاشت کے ساتھ پیش کریں۔ اور دعاؤں اور قربانیوں کے ساتھ اپنے محبوب وطن کو مستحکم اور ناقابل تسخیر بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ یوم دفاع پاکستان کے یادگار موقعہ پر جو ۶ ستمبر ۱۹۶۸ء کو ملک بھر میں خاص اہتمام سے منایا جا رہا ہے۔ حضور رضی اللہ عنہ کے اس تاریخی پیغام کا متن ذیل میں دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ — ھُوَ النَّاصِرُ

احباب جماعت! اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

آپ کو علم ہے کہ ہندوستان نے پاکستان پر حملہ کر دیا ہے اور پاکستان میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ میں پاکستان کے تمام احمدیوں کو یہ ہدایت دیتا ہوں کہ وہ اپنی شاندار روایات کو قائم رکھتے ہوئے حکومتِ پاکستان سے ہر طرح تعاون کریں اور استحکامِ پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانیاں بشاشت کے ساتھ پیش کرتے ہوئے حُبّ الوطنی کا ثبوت دیں اور اپنے ربّ رحیم سے دعائیں بھی کرتے رہیں کہ ہمارا وہ مہربان خدا حق وصداقت اور انصاف کی فتح کا دن ہمیں جلد تر دکھائے۔

کوئی احمدی مرد اور عورت اپنے شہر قصبہ یا گاؤں کو ہرگز نہ چھوڑے سوائے اس کے کہ حکام وقت دفاعی مصالح کے پیشِ نظر ان مقامات کو خالی کروانا چاہتے ہوں۔

دعاؤں اور قربانیوں کے ساتھ اپنے محبوب وطن کو مستحکم اور ناقابلِ تسخیر بنا دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

والسلام

مرزا بشیر الدین محمود احمد

(الفضل ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۶ تبوک ۱۳۴۷ ہش

ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ کی وجہ

بھارت میں اکثریت ایک ایسی قوم کی ہے جو ایک طرف تو غیروں سے اس لئے تعلق رکھتی ہے کہ اس کی کمائی خود نگل جائے اور دوسری طرف ان کو اتنا غیر سمجھتی ہے کہ جس چیز کو ان کا ہاتھ بھی چھو جائے وہ بھرشٹ ہو جاتی ہے۔ اس طرح بھارت کے معاشرہ کی چولیں "نفرت" پر گھومتی ہیں۔ چنانچہ برصغیر ہند کی تقسیم کا ایک نہایت واضح اور بڑا سبب یہ بھی ہے۔ کہ ہندو اکثریت کا نظری اور عملی تعصب کسی غیر ہندو قوم کو ہی ملک میں باوقار اور آزادانہ زندگی گزارنے کی راہیں نہایت شدت کے ساتھ مسدود کر دیتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض ہندو بظاہر ایک حد تک اس تعصب سے مبرا ہوں گے۔ مگر ہندوؤں کی پختہ ذہنیت نے ان کے معاملات کو اتنا متاثر کر رکھا ہے۔ کہ آج بھی بھارت میں کسی غیر ہندو ملت کے لئے شریفانہ زندگی گزارنا اگر پُرخطر نہیں تو کم سے کم اطمینان قلب سے ضرور تہی ہے۔ مسلمان۔ سکھ۔ جینی۔ بودھ اور خاص کر وہ لوگ جن کو صدیوں سے برہمنزم نے "شودر" کا نام دے کر نیچ اور اچھوت بنا رکھا ہے۔ تمام کے تمام لوگ اس قوم کے احساس برتری کی وجہ سے سخت ابتری کی حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

الغرض برہمنزم کی تنگ دلی اور تعصب جہاں ایک حد تک پاکستان کے وجود کا باعث ہوئی ہے۔ وہاں یہی تعصب اور تنگ نظری بھارت کے تلخ تعلقات کی بھی ذمہ دار ہے۔

اس قوم نے بعض عجیب عجیب متعصبانہ نظریے بنائے ہوئے ہیں۔ اور افسوس یہ ہے کہ یہ نہ صرف بھارت کے اندرونی معاشرہ میں فتنہ و فساد کا باعث بن رہے ہیں بلکہ بھارت کے ہمسایوں خاص کر پاکستان سے ناخوشگوار تعلقات کا بھی باعث ہیں حالانکہ تقسیم میں جو علاقہ پاکستان کے حصہ میں آیا ہے۔ اس میں اسی قوم و نسل کے لوگ آباد ہیں۔ اور کوئی ان میں باہر سے نہیں آیا۔ پھر بھی بھارتی برہمنزم ان لوگوں کو پھولتے پھلتے نہیں دیکھ سکتا۔ چنانچہ اس کی بنیاد شروع ہی میں ڈال دی گئی تھی۔ اور انگریز سے مل کر بعض ایسے علاقے بھارت نے ہتھیا لئے ہیں جو انصافاً پاکستان میں آنے چاہیئے تھے۔

اس کے باوجود کہ پاکستان نے صبر سے کام لیا ہے۔ اور صلح و صفائی سے بلکہ کھلی کھلی زیادتیوں کے ہوتے ہوئے بھارت سے تمام تنازعات طے کر لینا چاہا ہے۔ مگر بھارت طرح طرح کے بہانوں اور طرح طرح کی چالوں سے ان تنازعات کے حل کے راستہ میں رد کا ڈھیر ڈالتا چلا جائے گا اور اس طرح محض اپنے قد و قامت کے بڑا ہونے کی وجہ سے اپنے تمام ہمسایوں سے بگاڑ کی پالیسی اختیار کئے رکھنا ضروری سمجھتا ہے۔ کشمیر کے مسئلہ کو ہی لے لیجئے۔ حالانکہ بھارت نے یو۔این۔او کی سلامتی کونسل میں نہایت واضح الفاظ میں وعدہ کیا ہوا ہے کہ وہ یو۔این۔او ایسے آزاد ادارہ کے ذریعہ کشمیر میں استصواب رائے کا پابند ہے۔ لیکن آج ۲۰ سال ہو گئے ہیں بھارت کسی نہ کسی بہانہ سے اس وعدہ کو پورا نہیں کر رہا۔ یہی وعدہ یو این او میں پاکستان نے بھی کیا ہوا ہے۔ مگر پاکستان نے بارہا بھارت کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ اور اس کے فوائد پر بھی وعظ کیا ہے۔ مگر بھارتی لیڈروں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ اور وہ نہایت غیر منصفانہ اور وعدہ خلافی پر مبنی یہ دعوے دہرا رہے ہیں کہ کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے۔ حالانکہ تمام دنیا کے لوگ بھارت کے اس موقف سے حیرت زدہ ہیں۔

داستان طویل ہے قصہ مختصر بھارت کا یہی توسیعی اور غیر منصفانہ رویہ ہے جو پاکستان سے گرم جنگ کا دو دفعہ باعث ہو چکا ہے۔ چنانچہ ۱۹۶۵ء میں پاکستان پر بھارت کا اچانک حملہ اس وجہ سے تھا کہ بھارت اپنی طاقت کا مظاہرہ کر کے پاکستان کو مرعوب کر کے اس کے منصفانہ مطالبات کو دبا دینا چاہتا ہے۔ مگر بھارت کو اس میں بھی شکست فاش ہوئی ہے اور یو این او میں درخواست کر کے جنگ بندی کرانا پڑی۔ پاکستان کا فاتح ہوتے ہوئے بھی یو۔این۔او کے فیصلہ پر عمل درآمد کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستان بھارت سے صلح و صفائی سے تنازعات طے کرنا چاہتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ بھارت نے ابھی تک عملاً پاکستان کی خیر سگالی کی دعوت کا کوئی ثبوت نہیں دیا۔

یہ درست ہے کہ ہمسایہ ممالک میں کچھ نہ کچھ تنازعات رہتے ہیں۔ لیکن بڑے تنازعات صلح و صفائی سے طے ہو جائیں۔ تو چھوٹے چھوٹے جھگڑے خود بخود طے ہو جاتے ہیں۔ ہم بھارت کے سنجیدہ طبقہ سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی حکومت پر زور دیں۔ کہ پاکستان کے ساتھ کشمیر کا تنازعہ صلح صفائی سے طے کر لے۔ اس خطہ میں امن کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ خود بھارت کے بعض حقیقت پسند لیڈر بھارت کی حکومت کو اس طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ اگر ایسا ہو جائے تو دونوں مملکتوں کی آئندہ ترقی کے لئے بھارت کا یہ اقدام نہایت مبارک ثابت ہو سکتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے دعا

یہ دل کہ دردمند ہے — دمِ سحر دعا کرے
خدا ہے مبداءِ شفا — خدا شفا عطا کرے
اِدھر ہوں حق کی رحمتیں — جدھر بھی تو چلا کرے
ترا کمال ہو فزوں — ترا قدم بڑھا کرے
یہ نکہتِ گلِ چمن — وطن وطن بسا کرے
مری طرف تری نظر
بصد کرم اٹھا کرے

(امین اللہ خان سالک)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے

خطبہ جمعہ

اپنے فرائض کو صحیح طور پر سر انجام دینے کے لئے پختہ عزم ضروری ہے

کہ

جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے اُسے ہم نے جلد سے جلد اور اچھے سے اچھے طریق پر سر انجام دینا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

فرمودہ ۲۔ جون ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں نے اپنی جماعت کے دوستوں کو بارہا اس امر کی طرف متوجہ کیا ہے کہ وہ اپنے فرائض کو صحیح طور پر کبھی سر انجام نہیں دے سکتے جب تک وہ یہ پختہ عزم نہ کرلیں کہ

جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے

اسے ہم نے جلد سے جلد اور اچھے سے اچھے طریق پر سر انجام دینا ہے۔ یہ کہنا کہ اگر ہم چاہیں تو ایسا کر سکتے ہیں اس سے کوئی تغیّر پیدا نہیں ہوسکتا کیونکہ تغیّر "اگر چاہیں" سے نہیں بلکہ چاہنے اور پھر عمل کرنے سے ہوا کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ ایک امیر آدمی تھا اُس کا ایک بڑا لنگر تھا جس سے محتاج لوگ کثیر تعداد میں روزانہ کھانا کھاتے تھے لیکن

بڑی خرابی یہ تھی

کہ بدنظمی بہت زیادہ تھی خود اس میں نگرانی کی رغبت نہیں تھی اور ملازم خائن اور بددیانت تھے کچھ تو سودا لانے والے بہت مہنگا سودا لاتے تھے اور کم مقدار میں لاتے تھے اور کچھ استعمال کرنے والے اپنے گھروں کو لے جاتے تھے اور پھر کھانا تیار کرنے والے کچھ خود کھا جاتے تھے کچھ اپنے رشتہ داروں کو کھلا دیتے تھے اور کچھ اِدھر اُدھر ضائع کر دیتے تھے۔ اسی طرح سٹور روم کھلے رہتے تھے اور ساری رات کتّے اور گیدڑ وغیرہ سامانِ خوراک کھاتے اور ضائع کرتے رہتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بہت مقروض ہوگیا اور بیس سال کی بدنظمی کے بعد اُسے بتایا گیا کہ تم مقروض ہوچکے ہو۔ اُس کی طبیعت میں سخاوت تھی اس لئے لنگر کا بند کرنا اس نے گوارا نہ کیا لیکن اُدھر قرض کے اتارنے کی بھی فکر تھی اُس نے اپنے دوستوں کو بُلایا۔ اپنا نقص تو کوئی بتاتا نہیں اُن سب نے کہا کہ سٹور روم کا کوئی دروازہ نہیں ساری رات گیدڑ اور کُتّے وغیرہ سامانِ خوراک خراب کرتے رہتے ہیں اس لئے بہت سامان ضائع ہو جاتا ہے۔ اگر سٹور روم کو دروازہ لگا دیا جائے تو بہت حد تک بچت ہوسکتی ہے۔

اُس نے حکم چلایا

کہ دروازہ لگا دیا جائے چنانچہ وہ لگا دیا گیا۔ یہ کہانیوں میں سے ایک کہانی ہے اور کہانیوں میں کُتّے اور گیدڑ بھی بولا کرتے ہیں۔ رات کو گیدڑوں اور کتّوں نے سٹور روم کو دروازہ لگا ہوا دیکھا تو انہوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ اچانک کوئی بڈھا خرانٹ گیدڑ یا کتّا آیا اور اُس نے اُن سے دریافت کیا کہ تم شور کیوں مچاتے ہو۔ اُس کی جنس کے افراد نے کہا سٹور روم کو دروازہ لگ گیا ہے ہم کھائیں گے کہاں سے۔ ہمارے تو علاقہ کے سارے کُتّے اور گیدڑ یہیں سے کھاتے تھے اُس نے کہا تم یونہی رونے اور شور مچانے میں اپنا وقت ضائع کر رہے ہو جس شخص نے بیس سال تک اپنا گھر لُٹتے دیکھا اور اس کا کوئی انتظام نہ کیا اُس کے سٹور روم کا بھلا دروازہ کس نے بند کرنا ہے اس لئے گھبراؤ نہیں۔

اس کہانی میں یہی بتایا گیا ہے

کہ "اگر چاہیں" اور "چاہیں" میں بہت فرق ہے۔ کتّوں اور گیدڑوں نے شور مچایا کہ اگر اُس نے چاہا اور دروازہ بند کر دیا تو ہم کھائیں گے کہاں سے اور خرانٹ کُتّے یا گیدڑ نے کہا اُس نے چاہنا ہی نہیں پھر شور کیسا۔

پس اگر ہماری جماعت کے افراد نے چاہنا ہی نہیں تو کچھ نہیں ہوسکتا لیکن اگر وہ چاہیں تو بڑے سے بڑا مشکل کام بھی دنوں میں کر سکتے ہیں۔ ہماری بچپن کی کہانیوں میں الٰہ دین کے چراغ کی کہانی بہت مشہور تھی۔ الٰہ دین ایک غریب آدمی تھا اُسے ایک چراغ مل گیا۔ وہ جب اس چراغ کو رگڑتا

تھا تو ایک جنّ ظاہر ہوتا تھا جس کو وہ جو کچھ کہتا وہ فوراً تیار کر کے سامنے رکھ دیتا۔ مثلاً اگر وہ اسے کوئی محل بنانے کو کہہ دیتا تو وہ آناً فاناً محل تیار کر دیتا۔ بچپن میں تو ہم یہی سمجھتے تھے کہ الہ دین کا چراغ ایک سچّا واقعہ ہے لیکن جب بڑے ہوئے تو ہم نے سمجھا کہ یہ محض واہمہ اور خیال ہے لیکن اس کے بعد جب ہم جوانی سے بڑھاپے کی طرف آئے تو معلوم ہوا کہ یہ بات ٹھیک ہے

الٰہ دین کا چراغ

ضرور ہوتا ہے لیکن وہ تیل کا چراغ نہیں ہوتا بلکہ عزم اور ارادہ کا چراغ ہوتا ہے جس کو خدا تعالیٰ وہ چراغ بخش دے وہ اس کو حرکت دیتا ہے اور بوجہ اس کے کہ عزم اور ارادہ خدا تعالیٰ کی صفات میں سے ہیں جس طرح خدا تعالیٰ کُن کہتا ہے اور کام ہونے لگ جاتا ہے اسی طرح جب اس کی اتّباع میں اس کے مقرر کردہ اصول کے ماتحت۔ اُس کے احکام پر عمل کرتے ہوئے اس سے دعائیں کرتے ہوئے اور اس سے مدد مانگتے ہوئے کوئی انسان کُن کہتا ہے تو وہ ہو جاتا ہے۔ غرض بچپن میں ہم الہٰ دین کے چراغ کے قائل تھے لیکن جوانی میں ہمارا یہ خیال متزلزل ہو گیا مگر بڑھاپے میں ایک لمبے تجربہ کے بعد معلوم ہوا کہ الٰہ دین کے چراغ والی کہانی سچّی ہے لیکن یہ ایک تمثیلی حکایت ہے اور یہ چراغ پیتل کا نہیں بلکہ

عزم اور ارادہ کا چراغ

ہے۔ جب اُسے رگڑا جاتا ہے تو خواہ کتنا بڑا کام کیوں نہ ہو وہ آناً فاناً ہو جاتا ہے ؛

مجالس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع اور ہمارا فرض

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ماہِ اخاء میں ہو رہا ہے۔ اراکین اس میں شمولیت کے لئے تیار ہو رہے ہوں گے تاکہ وہ کچھ راتیں اور دن خالص دینی اور روحانی ماحول میں گزاریں۔ اس موقع پر میں آپ سب کو یہ بھی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ مجلس کا چندہ اشاعت لٹریچر اور چندہ سالانہ اجتماع تمام اراکین کی طرف سے مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ زعماء کرام اس کا انتظام فرمائیں۔ ہر دو چندہ جات کی شرح ایک ایک روپیہ سالانہ فی کس ہے۔ کوئی رُکن ایسا نہیں رہ جانا چاہیئے جس کا چندہ وصول ہو کر اجتماع سے پہلے مرکز میں نہ پہنچ جائے۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا:۔ میری بچی عزیزہ شگفتہ خانم عرصہ دس بارہ سال سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ باوجود علاج معالجہ کے کوئی افاقہ نہیں ہوا بیماری تک تشخیص نہیں ہو سکی۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے رحم اور فضل کے ساتھ شفا بخشے۔ آمین۔

(عبدالحکیم خان جنرل مینیجر دی پاکستان لائل پور سمندری ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لائلپور)

خطبۂ نکاح

حقیقی خوشی خدا اور اس کے رسولؐ کی اطاعت میں مضمر ہے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ ۱۶۔ ظہور کو بعد نماز مغرب و عشاء چوہدری جمیل احمد صاحب ابن چوہدری ناصر احمد صاحب کراچی کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسبِ ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔ (خاکسار ملک محمد عبد اللہ انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ)

آیاتِ مسنونہ پڑھنے کے بعد فرمایا:۔

یہ دُنیا خواہ کتنی ہی جاذبِ نظر کیوں نہ ہو سچّی بات یہ ہے کہ

حقیقی کامیابی

جو ہر قسم کی مسرّتیں اپنے ساتھ لاتی ہے وہ ہے جو قرآن کریم کی اس آیت میں بیان ہے کہ

مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بغیر کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور چونکہ ہر کامیابی مسرّت کا ایک سرچشمہ ہوتی ہے اس لئے کوئی مسرت بھی حاصل نہیں کی جا سکتی۔ عارضی طور پر چھوٹی خوشیاں تو لوگ حاصل کر لیتے ہیں لیکن مستقل طور پر حقیقی خوشی اسی کو ملتی ہے جو اللہ کی اطاعت کرنے والا ہو اور اللہ کے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والا ہو۔ خدا کرے کہ ہر احمدی گھرانا اس قسم کی خوشیوں سے ہمیشہ معمور رہے ؛

اطفال آگے آئیں اور وقفِ جدید کا بوجھ اٹھا لیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا ارشاد ہے:۔

"وقفِ جدید کا بوجھ اگر ہمارے بچے اور بچیاں جن کی عمر ۱۵ سال سے کم ہے اٹھا لیں تو جماعت کے ارفع مقام کا مظاہرہ بھی ہو گا کہ جماعت کے بچّے بھی اس قسم کی قربانیاں دیتے ہیں کہ اس پوری تحریک یعنی وقفِ جدید کا بوجھ انہوں نے اٹھا لیا ہے اور خود ان کے لئے بھی بڑے ثواب کا موجب ہو گا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جو کام انہوں نے آئندہ کرنے ہیں ان کے لئے تربیت کا موقع بھی مل جائے گا"

"ہزاروں بچے ایسے ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے ایسے خاندانوں میں پیدا کیا ہے اور اتنا رزق دیا ہے کہ ان میں سے ہر ایک بچّہ ایک اٹھنّی ماہوار یا اس سے زائد دے کر وقفِ جدید کا مستقل مجاہد بن سکتا ہے"

پس بچّے اپنے امام کے الفاظ کو غور سے پڑھیں اور اس پر عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔

ناظم مال
وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

احادیث الرسول

راہِ خدا میں جنگ کرنیکی فضیلت

"عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا۔"

(بخاری کتاب الجہاد باب فضل من جہّز غازیا ص ۳۹۹/۱)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالےٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کو سامان دیتا ہے اور تیاری میں اس کی مدد کرتا ہے تو اس کا ثواب ایسا ہے جیسے وہ خود جہاد کے لئے گیا جو شخص مجاہد فی سبیل اللہ کی عدم موجودگی میں اس کے اہل و عیال کا خیال رکھتا ہے اور خیر خواہی کا سلوک کرتا ہے تو وہ بھی جہاد میں شامل ہے۔

(۲)

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ۔"

(مسلم کتاب الجہاد باب استحباب طلب الشھادۃ فی سبیل اللہ ص ۲۳۳/۱-۲)

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنّا کرے اللہ تعالےٰ اسے شہداء کے زمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو۔

(۳)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُوَدِّعَ الْجَيْشَ يَقُوْلُ: "اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ، وَاَمَانَتَكُمْ، وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ۔"

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الدعاء عند الوداع۔ ص ۳۵۰/۱)

حضرت عبد اللہ بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو روانہ کرتے تو فرماتے میں اللہ تعالےٰ کے پاس تمہارے دین تمہاری امانتداری اور تمہارے اچھے اعمال کو بطور امانت رکھتا ہوں یعنی اللہ تعالےٰ تمہاری ان خوبیوں کی ہمیشہ حفاظت کرے۔

(۴)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔"

(بخاری کتاب المظالم باب من قتل دون مالہ ص ۳۳۷/۱)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔

قرآنِ مجید کا پُر تاثیر کلام — اہلِ مغرب کی نظر میں

21

(مکرّم مولوی بشیر احمد صاحب شمس مبلّغ مغربی جرمنی)

قرآن مجید اتنا زبردست اور پُر تاثیر کلام ہے کہ قتلِ رسول ؐ کے ارادہ سے گھر سے نکلنے والا شخص چند آیات سُنکر ہی اس کا گرویدہ ہو جاتا ہے — ایک اور شخص باہر سے مکّہ میں آتا ہے لوگ اسے کہتے ہیں کہ اس شہر میں ایک جادوگر ہے اس کے قریب بھی نہ آنا۔ وہ خانہ کعبہ جاتا ہے تو اچانک اس کی نظر ایک ایسے شخص پر پڑتی ہے جو بلند آواز سے کچھ پڑھ رہا ہے اسے خیال گزرتا ہے کہ جس شخص کے بارہ میں لوگوں نے مجھے بتایا ہے کہیں یہ وہی نہ ہو۔ یہ خیال آنے پر وہ اپنے کانوں میں روئی ڈال لیتا ہے تا اس کی آواز تک نہ سُنائی دے۔ خدا کا وہ بندہ بلند آواز سے تلاوت کرتا ہوا گھر کی طرف لوٹتا ہے تو یہ شخص بھی اس کے پیچھے ہو لیا۔ رستہ میں اسے خیال آتا ہے آخر میں سمجھدار ہوں لوگوں کی باتوں میں مجھے نہیں آنا چاہیئے۔ میں اپنے قبیلہ کا سردار ہوں واپس جانے پر لوگ مجھے اس شخص کے متعلق پوچھیں گے تو انہیں کیا جواب دوں گا۔ یہ خیال آنے پر اس نے اپنے کانوں سے روئی نکال دی۔ وہ عرب ہے جونہی قرآن کی تلاوت کردہ آیات سُن پاتا اور ان پر غور کرتا ہے تو ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا فوراً پیغمبر اسلام صلعم کو ٹھہرنے کے لئے عرض کرتا ہے اور کلمہ شہادت پڑھ کر اپنے آپ کو اسلام کی غلامی میں دیدیتا ہے۔

ایک وقت تک تو یورپ قرآن سے نفرت کرتا رہا۔ آخر کار اس نے بھی محسوس کرنا شروع کیا کہ ہم سمجھدار لوگ ہیں ہمیں اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ جونہی انہوں نے اس کو سمجھنا شروع کیا اس کے مداح ہوتے چلے گئے۔ ایسے لوگ یورپ میں بہت ہیں جنہوں نے اس کتاب کا مطالعہ کر کے بڑے عمدہ الفاظ میں اس کے حق میں اظہار کیا۔ ان میں سے چند کا ذکر پہلے ہو چکا ہے مزید چند کا ذکر درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

(۱) نپولین :- لارڈ روزبری نپولین کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"نپولین جو ایک وقت فرانس کا حاکم تھا۔ تاریخ میں ایک اہم شخصیت شمار ہوتا ہے جس کی طاقت اور عقل و سمجھ دوست و دشمن میں تسلیم شدہ ہے۔ اسکے متعلق شاید تھوڑے لوگ جانتے ہوں گے کہ وہ کافی حد تک اسلام کی طرف مائل تھا۔"

مزید لکھتا ہے:۔

"نپولین کا اصل مطالعہ (اسلام) کے بارہ میں تھا۔ اسلام اس لحاظ سے عیسائیت سے افضل ہے کہ اس نے دس سال میں آدھی دنیا فتح کر لی جبکہ عیسائیت کو اپنے قیام میں ہی تین سو سال لگ گئے۔ ایک وقت میں اس (نپولین) نے اس بات کا اظہار کیا کہ اسلام تمام مذاہب میں سے خوبصورت مذہب ہے بلکہ بعض اوقات اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا تھا "ہم مسلمان"

(Napoleon:- The last Phase)

نیز لکھا ہے کہ نپولین نے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:۔

"مجھے امید ہے۔ وہ وقت دور نہیں جبکہ میں اس قابل ہو جاؤں گا کہ تمام ممالک کے عقلمند اور تعلیمیافتہ لوگوں کو جمع کر کے ایک ایسی حکومت قائم کروں جو قرآنی اصولوں پر مبنی ہو۔ قرآنی اصول ہی در اصل صحیح اور خوشحالی قائم کر سکتے ہیں۔"

(Bonaparte et L'Islam, by Cherfiles)

(۲) پروفیسر گِب Gibb اپنی کتاب "محمڈن ازم" میں یوں قلمطراز ہے

"اگر قرآن اس (محمدؐ) کا اپنا لکھا ہوا ہوتا تو دوسرے لوگ بھی اس جیسا لانے پر قادر ہو سکتے تھے۔ قرآنی چیلنج تھا کہ اس جیسی دس آیات ہی بنا کر لے آئیں۔ اگر وہ ایسا نہ کر سکیں (اور ظاہر ہے کہ وہ ایسا نہ کر سکے) تب انہیں قرآن کو ایک زبردست معجزہ مان لینا چاہیئے۔"

(باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

جنگ ستمبر اور اس کا پس منظر

مکرم محمد داؤد صاحب طاہر ایم۔ اے

بھارت دوسرا غیر اشتراکی ملک ہے جس نے چین کی کمیونسٹ حکومت کو تسلیم کیا اور چند سال تک دونوں ملکوں کے مابین تعلقات بالعموم عمدہ رہے تاہم بنڈونگ کانفرنس (اپریل ۵۵ء) کے بعد ان تعلقات میں کچھ کشیدگی پیدا ہوگئی۔ امریکہ جو چین کے گرد مضبوط دفاعی حصار کی تعمیر میں مصروف ہے نے اپنے مفادات کے حصول کے لئے اس کشیدگی کو ہوا دی اور بے شمار فوجی و اقتصادی امداد دے کر ہندوستان کو چین کے مقابل لاکھڑا کیا۔ بجائے اس کے کہ دونوں ملکوں کے مابین جو معمولی سا سرحدی جھگڑا ہے اسے باہم گفت و شنید سے پر امن طور پر طے کیا جاتا۔ بھارتی رویہ کے باعث اس تنازعہ میں شدت آگئی اور ہندوستان نے طاقت کے نشہ میں دھت یہ سوچا کہ وہ چین سے بزور شمشیر اپنی بات منوا سکتا ہے چنانچہ ۶۲ء کے نصف آخر میں ہندوستان نے سرحدات پر اپنی سرگرمیاں تیز تر کردیں لیکن اپنی تمام تر اسلحی قوت کے باوجود چین کے ہاتھوں اسے شکستِ فاش نصیب ہوئی۔ تاہم اس شکست کے باوجود اس جنگ سے ہندوستان کو ایک فائدہ ضرور پہنچا اور وہ یہ کہ اُسے امریکہ اور اس کے مغربی حلیفوں سے بے پناہ فوجی و اقتصادی امداد حاصل ہوئی نیز کسی حد تک اسے اندرونی خلفشار سے بھی نجات مل گئی جو ایک عرصہ سے حکومت کے لئے دردِ سر بنا ہوا تھا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ہندوستان کے عوام کا اتحاد عارضی نوعیت کا تھا اور جونہی حالات تبدیل ہوئے باوجودیکہ حکمران ٹولہ عوام کو چین کا ہوّا دکھاتا رہا۔ ہند چین سرحد پر کسی اہم تصادم کی عدم موجودگی کے سبب رفتہ رفتہ ذاتی۔ علاقائی لسانی اور مذہبی اختلافات نے اس اتحاد کی جگہ لے لی — کامراج پلان بری طرح ناکام ہوگیا ۶۳ء کے آخر میں ہنیر دشنیل فرنٹ نے مطالبہ کیا کہ ہنیر علاقے کو خود مختار مملکت کی حیثیت دے دی جائے DRAVIDA MUNNETRA KAZHGAM پارٹی نے کیرالہ میسور، آندھرا پردیش اور مدراس پر مشتمل "دراویڈا ناڈو" کے قیام کا مطالبہ تیز تر کردیا۔ اور اس پارٹی کے بعض ممبران نے دستورِ ہند کے سترہویں حصہ کو برسرِ عام نذرِ آتش کیا یاد رہے اس حصہ میں ہندی کو ملک کی سرکاری زبان قرار دیا گیا ہے۔ ناگاؤں کی سرگرمیوں میں بھی شدت پیدا ہوگئی۔ فرقہ وارانہ فضا سخت مکدر تھی چنانچہ جنوری ۶۴ء میں کلکتہ میں بہت خوفناک فسادات ہوئے جو جلد ہی بعض دیگر علاقوں میں بھی پھیل گئے۔ اچھوتوں نے اپنے مطالبات منوانے کے لئے ملک گیر ہڑتال شروع کردی۔ غذائی صورت حال بہت ابتر ہوگئی۔ ان سب امور پر مستزاد پنڈت نہرو کی اچانک وفات ہے جس کے بعد ملک کے پاس کوئی متفقہ رہنما نہ رہا۔ گو شاستری نے قلمدانِ وزارتِ عظمیٰ سنبھال تو لیا لیکن انہیں نہرو سی مقبولیت نہ حاصل تھی نہ حاصل ہوسکی

بھارت کے جس بحران کا ذکر سطورِ مندرجہ بالا میں کیا گیا ہے اس کے پیش نظر ہندوستانی رہنماؤں نے سوچا کہ قومی یکجہتی کی حفاظت وقت کی اہم ترین ضرورت ہے خواہ اس کے لئے کتنی ہی بھاری قیمت کیوں نہ ادا کرنا پڑے۔ اس سلسلہ میں ان کے حربے پہلے بھی دگو وقتی طور پر ہی سہی) کامیاب ہو چکے تھے چنانچہ جو مقصد پہلے پاکستان اور امپریلزم کی مخالفت نیز چین کے ساتھ فوجی تصادم سے حاصل ہو چکا تھا۔ اس مرتبہ اس کے حصول کے لئے پاکستان کو ذریعہ بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس کے لئے فضا پہلے سے ہی تیار تھی اور حربی قوت کے لحاظ سے بھی امریکہ نے ہندوستان کو کافی مضبوط بنا دیا تھا۔ دوسری طرف چین کے ساتھ پاکستان کے بڑھتے ہوئے دوستانہ تعلقات بھی ہندوستان کو طرح طرح کے فرضی خدشات میں مبتلا کر رہے تھے۔ پھر صدر ایوب کے برسرِ اقتدار آنے کے بعد پاکستان کو اندرونی طور پر جو استحکام نصیب ہوا تھا اور ملکی مفاد کے عین مطابق آزاد خارجہ پالیسی پر عمل پیرا ہونے سے غیر ممالک کی نظروں میں پاکستان کو جو مقام حاصل ہو چکا تھا انڈیا کی آنکھوں میں وہ بھی خار بن کر کھٹک رہا تھا — بھارت کو امریکہ اور دیگر یورپی ممالک نیز روس وغیرہ کی طرف سے جو فوجی سامان بطور امداد حاصل ہوا تھا وہ پاکستان کے پاس موجود فوجی سامان کی نسبت بہت زیادہ اور اعلیٰ قسم کا تھا نیز اس کی فوج کی نفری بھی پاکستان کے مقابل پر بہت کثیر تھی۔ اس امر کے پیش نظر بھارت کو یقین تھا کہ جنگ کی صورت میں فتح یقیناً اسے ہوگی اور اس طرح وہ چین کے ساتھ جنگ میں شکست کے داغ کو ملک کے اندر اور باہر ہر جگہ دھو سکے گا۔

اس سلسلہ میں جھگڑے کا آغاز رن آف کچھ سے ہوا جہاں اپریل ۶۵ء کے اختتام پر بڑا تصادم ہوا۔ اللہ کے فضل سے ہمارے وطن عزیز کو فتح حاصل ہوئی۔ اور دشمن اسلحہ کے علاوہ اپنا عام ضرورت کی اشیاء حتّٰے کہ پاجامے اور جوتے تک چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا چین کے ساتھ جنگ میں شکست کے بعد رن آف کچھ میں شکست — ایک بدنامی کے بعد دوسری بدنامی ہندوستان کے لئے ایک مسئلہ بن گئی۔ اس ذلت کا بدلہ لینے کے لئے نیز ہندوستانی رائے عامہ اور حکمران طبقہ کے دباؤ کے تحت شاستری نے اعلان کیا کہ ہندوستان حسبِ منشاء پر چلے گا پاکستان کے خلاف محاذ کھولے گا۔

مئی ۶۵ء میں پاکستان نے سیکورٹی کونسل سے شکایت کی کہ مغربی پاکستان کی سرحد کے قریب بھارتی افواج بہت بڑی تعداد میں جمع ہیں اور اس پوزیشن میں ہیں کہ جب چاہیں بآسانی پاکستان کے خلاف جارحیت کا مرتکب ہوں۔ اسی ماہ شیخ عبداللہ اور مرزا افضل بیگ کی گرفتاری کی وجہ سے مقبوضہ کشمیر میں مظاہرے شروع ہوگئے اور ہوئے مبارک کمیٹی نے سول نافرمانی کی تحریک چلانے کا فیصلہ کیا۔

جب فوج اس عوامی بغاوت کو دبانے میں ناکام رہی اور مجاہدین کی سرگرمیاں جاری رہیں تو ہندوستان نے یہ الزام دینا شروع کیا کہ پاکستان سے حملہ آور (INFILTRATORS) کشمیر کی داخل ہو کر بغاوت پھیلا رہے ہیں۔ اور اس بہانہ سے دوبارہ کرگل سیکٹر میں ان دونوں چوکیوں پر قبضہ کرلیا جو پاکستانی علاقہ میں تھیں اور مئی میں ہندوستان نے ان پر پہلی مرتبہ قبضہ کیا تھا تاہم سیکورٹی کونسل نے انہیں خالی کروا دیا گیا تھا۔

دراصل رن آف کچھ کے جھگڑے کو ثالثی کے ذریعے طے کرنے پر ہندوستانی حکومت کی طرف سے اظہارِ رضامندی کے خلاف ہندوستانی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں میں خوب لے دے ہوئی اور ان کے اراکین نے مطالبہ کیا کہ پاکستان کے خلاف سخت اقدام کیا جائے۔ اس پر شاستری نے پاکستان کو متنبہ کیا کہ بھارت ان فوجی ٹھکانوں پر حملہ کرنے میں آزاد ہے جہاں سے اسکے خیال میں "پاکستانی حملہ آور" کشمیر میں داخل ہوتے ہیں۔ اگر صورتِ حال واقعی یہی تھی (گو فی الحقیقت ایسا نہ تھا) تو بھی ہندوستان کے لئے دو ہی راستے تھے۔ اوّل اپنے بارڈر پر حفاظتی اقدامات مضبوط کرے۔ دوم معاملہ یو این او میں لے جائے لیکن اس کے برعکس انڈیا نے بین الاقوامی سرحد کے احترام کو پس پشت ڈالتے ہوئے ضلع گجرات کے گاؤں اعوان شریف پر بمباری کردی۔

ہندوستان نے پاکستان پر جنگ مسلط کرنے کا جو ناپاک منصوبہ مدت سے بنایا ہوا تھا اسی کے تحت ۲۵ اگست ۶۵ء کو بزعم خود امن پسند ملک کے وزیر دفاع چوان نے لوک سبھا میں اعلان کیا کہ ہندوستانی فوج نے جنگ بندی لائن کو دو مقامات پر عبور کرکے اپنی فوجی پوزیشن کو مستحکم کرلیا ہے تاکہ مزید حملہ آور کشمیر میں داخل نہ ہوسکیں۔ اگلے دن بھارتی فوج نے ٹیٹوال سیکٹر میں مزید ایک چوکی پر قبضہ کرلیا اور ۲۸ اگست کو اڑی سیکٹر میں جنگ بندی لائن عبور کی۔ علاوہ ازیں انہی دنوں جنگ بندی لائن پر نو پاکستانی چوکیوں کے علاوہ درہ حاجی پیر وغیرہ پر بھی قبضہ کرلیا۔

پاکستان اس امر کا منتظر رہا کہ شاید اقوام متحدہ کی طرف سے مداخلت ہو اور ہندوستان کی اس کی جارحیت سے باز رکھنے کی کوشش کی جائے یا مغربی طاقتیں ہی اپنے اثر و رسوخ سے ہندوستان کو ان اقدامات سے روکیں۔ مگر جب اس سلسلہ میں مایوسی ہوئی تو پاکستان کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ رہا کہ وہ بھارت کی توسیع پسندانہ پالیسی کا جواب دینے کے لئے آزاد کشمیر کی افواج کی حتی المقدور امداد کرکے اپنے اخلاقی فریضہ سے بطریق احسن سبکدوش ہو۔

جب پاکستان کی شیردل افواج مقابل پر آئیں تو ہندوستانی سپاہ کو پے در پے شکستیں ہونے لگیں اور دیکھتے ہی دیکھتے چھمب جوڑیاں اور اکھنور کے علاقوں پر پاکستانی پرچم لہرانے لگا۔ اس صورت حال پر غور کرنے کے لئے سیکیورٹی کونسل کا اجلاس منعقد ہوا اور ایک قرارداد کے ذریعہ فریقین سے مطالبہ کیا گیا کہ فوراً جنگ بند کرکے اپنے اصل مقامات پر واپس بلا لی جائیں تاہم بھارت کے لئے یہ تجویز ناقابلِ قبول تھی کیونکہ اب کے سے اس کے عوام میں یہ تاثر پیدا ہوسکتا تھا کہ پاکستان نے ایک مرتبہ پھر اسے ذلت آمیز شکست دی ہے رن آف کچھ کی جنگ میں تو اسے جس شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا اس پر شاستری نے یہ کہہ کر پردہ ڈال دیا تھا کہ پاک افواج کی پوزیشن بہتر تھی مگر دوبارہ یہی بہانہ عوام کو مطمئن نہ کرسکتا تھا۔

اس صورت حال سے نمٹنے کا بہترین حل ہندوستان نے یہی سوچا کہ وہ کسی اور محاذ پر وسیع پیمانہ پر جنگ شروع کردے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں عملی اقدام ۶ ستمبر کو اٹھایا گیا۔ جب ہندوستان نے بین الاقوامی قانون کو پس پشت ڈالتے ہوئے بغیر کسی الٹی میٹم کے رات کی تاریکی میں چوروں

(باقی صفحہ ۹ پر)

مسلمانوں کی پہلی فضائی جنگ

22

پاک بھارت جنگ وہ پہلی جنگ ہے جس میں ایک مسلمان ملک کی فضائی فوج نے حصہ لیا۔ تاریخ مسلمانوں کی فوجی برتری اور شجاعت کی داستانوں سے بھری پڑی ہے۔ مسلمانوں نے دس دس گنا بڑی فوجوں سے مقابلہ کے ساتھ اپنی فوجی روایات کا آغاز کیا۔ اور اس کے بعد میدان جنگ میں قیصرو کسریٰ کے لشکرِ جرار بھی مسلم فوجوں کے مقابلہ پر ٹھہر نہ سکے۔

اسلامی فوجوں نے معمولی سامان جنگ سے محرومی کے باوجود بڑی بڑی سلطنتوں کی افواج کو للکارا جو اپنے وقت کے جدید ترین سامانِ حرب سے لیس تھیں۔ طاقت کے اس عدم توازن کے باوجود انہوں نے ہمیشہ اپنے حریفوں کو شکست دی۔

پاک بھارت جنگ میں پاکستان کی بری فوجوں کے کارنامے مسلمانوں کی جنگی روایات کے عین مطابق تھے۔ دشمن کے ہزاروں سپاہی پاکستانی فوجوں سے مقابلہ میں ہلاک اور زخمی ہوئے۔ دشمن کو ٹینکوں توپوں موٹر گاڑیوں اور دوسرے سامانِ جنگ کا بے پناہ نقصان پہنچایا گیا۔ اس قسم کے ہر نقصان میں تعداد سینکڑوں اور ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ دشمن کی اس تباہی میں پاک فضائیہ کا حصہ تعداد کے لحاظ سے کچھ زیادہ نظر نہیں آتا۔ سترہ دن کی جنگ میں دشمن کے ۱۱۰ طیارے تباہ کئے گئے اور ۱۹ طیاروں کو نقصان پہنچایا گیا۔ ہندسوں میں یہ تعداد بہت کم نظر آتی ہے۔ لیکن اس کی اہمیت کا اندازہ دشمن ہم سے بہتر لگا سکتا ہے۔

پاک فضائیہ نے مسلمانوں کی طرف سے پہلی اور تاریخی جنگ لڑی ہے۔ اس پہلے ہی معرکہ میں پاک فضائیہ کے شاہینوں نے تاریخ اسلام میں ایک نئے باب کا آغاز کیا۔

بری فوج کے کارنامے مسلمانوں کی شاندار روایات کا اعادہ تھے۔ دوارکا کی تباہی میں بحری فوج نے جس حکمت عملی اور جرأت کا ثبوت دیا۔ اس نے طارق کے معرکہ اسپین کی یاد تازہ کر دی۔

طویل اور خطرناک بحری سفر کے بعد ساحل سے دشمن کے علاقے کو نشانہ بنانے کی شاندار روایت محمد بن قاسم سے مسلمانوں کو ورثہ میں ملی ہے۔ سمندر اور دریاؤں کو عبور کرنے کے لئے جرأت مندانہ داستان فتح قسطنطنیہ اور راجہ داہر کی شکست کے واقعات موجود ہیں۔

پاک فضائیہ نے ستمبر کی جنگ میں دشمن کی فضائی قوت کی کمر توڑ کر تاریخ اسلام میں نئی روایات کا آغاز کیا ہے۔ دشمن چالیس طیاروں کے ساتھ سرگودہا کے فضائی اڈہ پر حملہ آور ہوا پاکستانی لڑاکا طیارے دشمن کی سرکوبی کے لئے فضا میں بلند ہوئے اور ایم ایم عالم نے ایک ہی جھڑپ میں پانچ بھارتی طیاروں کو نشانہ بنایا۔

بھارتی طیارے ابھی اپنے حملہ کا مقصد حاصل نہ کرنے پائے تھے لیکن ایم ایم عالم کا سکواڈرن ان کی تاک میں تھا۔

اقتل الموذی قبل الایذاء

اس سکواڈرن کا نعرہ عمل ہے۔ پہلے ہی معرکہ میں انہوں نے دشمن کے بارہ موذی طیاروں کو نشانہ بنایا اور بھارتی بیڑہ ہوائی اڈے کو کسی قسم کا نقصان پہنچائے بغیر واپس بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے

یہ اس وقت بھی بات ہے جب جنگیں صرف خشکی پر لڑی جاتی تھیں۔ اقبال نے مسلمانوں کی جنگی برتری اور بے جگری کو دو مصرعوں میں بیان کرنے کے لئے کہہ دیا تھا۔

بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

ترقی کی دوڑ میں یورپی اقوام بہت آگے بڑھ گئیں۔ اور کفر کی طاقتوں نے نئے نئے سامان حرب ایجاد کر لئے۔ جنگی طیاروں اور فضائی بیڑوں نے جنگوں کا انداز بدل کر رکھ دیا۔

مسلم ممالک غلامی اور محکومی کے طویل دور سے گزر کر اب پھر آزاد قوموں کی صفوں میں شامل ہیں۔ امن اور جنگ اقتصادیات اور سیاست ہر شعبے میں انہیں اپنی روایات کو تازہ کرنا ہے۔ اب ان کی بری اور بحری فوجیں بھی ہیں۔ اور وہ فضائی بیڑے بھی تیار کر رہے ہیں۔

ترکیہ۔ انڈونیشیا۔ عرب جمہوریہ اور پاکستان مسلمان ملکوں میں فوجی اعتبار سے ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ ان ملکوں کے پاس قابل ذکر فضائی فوج موجود ہے لیکن مسلمانوں کی طرف سے پہلی فضائی جنگ لڑنے کا اعزاز پاکستان کو حاصل ہوا۔ اور پہلے ہی معرکہ میں پاک فضائیہ نے اپنے اس عظیم فرض کو ماضی کی شاندار روایات کے مطابق انجام دیا۔

صحرا است کہ دریا است تہ بال و پر ماست

پاک فضائیہ کا نعرۂ امتیاز ہے۔ ستمبر کی جنگ میں پاک فضائیہ کے ہر شعبہ نے اس کا عملی مظاہرہ کیا۔ پاکستان کے مقابلہ میں دشمن اپنی وسعتِ ارضی کے اعتبار سے بہتر پوزیشن میں تھا۔ اس کے ہوائی اڈے اندرون ملک سرحد سے سینکڑوں میل دور واقع ہیں۔

لیکن اقتل الموذی قبل الایذا کی بہترین جنگی تدبیر پر عامل پاک فضائیہ کے لڑاکا اور بمبار طیاروں نے بھارت کی سرحدوں کے پار ان میں سے ہر اڈے کو اس طرح نشانہ بنایا۔ کہ دشمن جنگ میں انہیں استعمال کرنے کے قابل نہ رہا۔ انبالہ، جام پور (جام نگر) پٹھانکوٹ۔ سرینگر۔ آدم پور اور ہلواڑہ کے جنگی ہوائی اڈے تباہی اور بربادی کی علامت بن گئے۔

پاک فضائیہ نے جس سرعت مہارت اور شجاعت کے ساتھ دشمن کی کمر توڑ کر رکھ دی۔ دشمن کے طیارے نہ صرف ان اڈوں سے پرواز کر کے پاکستان کے علاقے پر حملہ کرنے کی صلاحیت سے محروم ہو گئے بلکہ دشمن اس قابل بھی نہ رہا کہ وہ اپنے راڈار کے نظام کو صحیح طور پر استعمال کر کے اپنی جنگی ٹھکانوں کو پاکستانی طیاروں کے ٹھیک ٹھیک نشانوں سے محفوظ کر سکتا

پاک بھارت جنگ میں فضائی فوج کے استعمال میں پہل خود بھارت نے کی تھی۔ چھمب کے محاذ پر پاکستانی فوجوں کی یلغار کو روکنے کے لئے دشمن نے ۲ ستمبر کو فضائی حملہ کیا۔ دشمن کے اس غیر متوقع فضائی حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے پاک فضائیہ کے طیارے چشم زدن میں محاذ پر موجود تھے۔ پاک فضائیہ کے یہ شاہین بھارتی گدھوں پر جھپٹے اور پہلے ہی معرکہ میں جو صرف آٹھ منٹ تک جاری رہا۔ دشمن کا ایک لڑاکا اور تین بمبار طیارے تباہ ہو گئے

فضائی جنگ میں حملہ کا آغاز کر کے دشمن نے جو برتری حاصل کرنے کی کوشش کی تھی اسے ناکامی میں بدل دیا گیا۔ اگلے روز دشمن کے آٹھ طیاروں نے سیالکوٹ کے علاقے پر پھر پرواز کی۔ اور اس کے تین طیارے تباہ کر دیئے گئے۔

۶ ستمبر کو جب بھارت نے اعلان جنگ کے بغیر پاکستان پر حملہ کر دیا۔ اور پاکستان کے قلب لاہور پر دشمن کی فوجوں نے تین اطراف سے دھاوا بول دیا۔ اور ایوب نے قوم سے خطاب کیا

"پاکستان کے دس کروڑ باشندو تمہاری آزمائش کا وقت آ پہنچا ہے۔ سچے مسلمانوں کی طرح اللہ پر کامل بھروسہ یقین اور ناقابل شکست اعتماد کے ساتھ اٹھو اور بھارت کے وحشیانہ حملے کو ناکام بنا دو"۔

پاکستانی افواج صدر کے حکم پر لا الہ الا اللہ کا ورد کرتی ہوئی دشمن کی طرف بڑھیں۔ یہ وہ وقت تھا۔ جب پاک فضائیہ نے بھی دشمن کے خلاف بھرپور کارروائی کا آغاز کیا۔ جنگ کا پہلا دن ختم ہوا۔ اور اگلے روز کے اخبار اس سرخی کے ساتھ شائع ہوئے۔

"دشمن کے ۲۲ جیٹ طیارے تباہ کر دیئے گئے"

بھارتی طیاروں نے وزیر آباد کے قریب ایک مسافر ٹرین پر راکٹ برسائے اور پاک فضائیہ کے بیڑے پٹھانکوٹ کے ہوائی اڈے پر جھپٹے۔ پہلے ہی حملہ میں بھارت کے اس اہم ترین ہوائی اڈے کو تباہ کر دیا گیا۔ اس معرکہ میں دشمن کے ۱۳ طیارے جو پاکستان پر حملہ کرنے کے لئے تیار کھڑے تھے۔ تباہ ہو گئے۔ دوسرے کئی طیاروں کو بھی نقصان پہنچا۔

تباہ ہونے والے طیاروں میں روسی ساخت کے ۹ مگ طیارے بھی شامل تھے۔ اس اڈے کی تباہی کے بعد بھارت کو روسی مگ طیارے پاکستان کے خلاف استعمال کرنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ یہ تھا پاک فضائیہ کا شاندار کارنامہ۔ نو مگ طیاروں کی تباہی کے ذریعہ اس نے دشمن کے جدید ترین طیاروں کے دو سکواڈرن مستقل طور پر جنگ سے خارج کر دیئے۔

۷ ستمبر کو بھارتی فضائیہ نے پاکستانی علاقے پر چار حملے کئے۔ صرف ایک حملہ میں حصہ لینے والے طیاروں کی تعداد ۴۰ تھی۔ یہ جنگ کا دوسرا روز تھا اور پاک فضائیہ نے اپنے اس روز صحرا است کہ دریا است تہ بال و پر ماست کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے فضاؤں پر اپنی برتری ثابت کر دی۔ ۲۴ گھنٹے کی جنگ میں دشمن کے ۴۵ طیارے تباہ کئے گئے۔

پاک فضائیہ دشمن کے خلاف کارروائی میں اپنا مقصد دو روز کے اندر حاصل کر چکی تھی بدھ کے روز پاکستانی ترجمان نے اعلان کیا کہ دشمن کی فضائی فوج کا پانچواں حصہ تباہ کیا جا چکا ہے۔ جنگ شروع ہونے کے وقت بھارت کے پاس چار سو سے زائد طیارے تھے جن میں سے جنگی طیارے ۳۵۰ تھے۔ دو روز کے اندر ۱۰۰ طیارے تباہ کر دئے گئے چار فضائی اڈے ناکارہ ہو چکے تھے

جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء — ایک جائزہ

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء بھارتی فوج نے پاکستان اور آزاد کشمیر کے ہاتھوں مقبوضہ کشمیر میں شکست کا بدلہ لینے کے لئے صبح ۳ بجے بین الاقوامی سرحد عبور کر کے لاہور کے نواحی علاقوں اور جسڑ پر حملہ کر دیا کشمیر میں اقوام متحدہ کے اعلیٰ فوجی مبصر کی رپورٹ کے مطابق ہند چار ڈویژن کے سوا ساری فوج میدان میں لے آیا تھا، جوابی حملے سے ہند کے آٹھ سو فوجی ہلاک یا زخمی ہو گئے۔ پاک فضائیہ نے پٹھانکوٹ ہوائی اڈے پر بھرپور حملہ کر کے دشمن کے بائیس ۲۲ طیارے تباہ کر دئے اور یکم ستمبر سے پاکستانیوں کے ہاتھوں ہند کے تباہ ہونے والے طیاروں کی تعداد ۲۹ تک پہنچ گئی۔

صدر پاکستان نے اعلانِ جنگ کرتے ہوئے کہا:۔ ”بھارتی حکمران نہیں جانتے کہ انہوں نے کس قوم کو للکارا ہے۔ پاکستان کے دس کروڑ عوام بھارتی توپوں کو ہمیشہ کے لئے خاموش کئے بغیر چین سے نہیں بیٹھیں گے جس فتنے نے ہماری سرحدوں پر سر اٹھایا ہے اس کا مقدر تباہی ہے“

اسی روز واہگہ سیکٹر میں پاکستانی فوج کے ایک حوالدار نے تنہا پانچ مسلح بھارتی فوجیوں کو اپنی خالی برین گن سے ان کے ”ہینڈز اپ“ کرا دئے اور انہیں گرفتار کر کے، اس پاکستانی افسر کی یاد تازہ کر دی جس نے چھمب سیکٹر میں پچاس ہندی فوجیوں کو گرفتار کر لیا تھا۔

۷ ستمبر لاہور کے محاذ پر بھارتی فوج کے دو حملے بری طرح پسپا کر دئے گئے بھارتی فضائیہ کی سرگودھا کے ہوائی اڈے پر حملے کی کوششیں ناکام بنا دی گئیں۔ پاک فضائیہ نے سرینگر، پٹھانکوٹ اور کلائی کونڈا (کلکتہ) کے ہوائی اڈوں پر زبردست بمباری کی اور دشمن کے مزید اکتیس ۳۱ طیارے زمین پر اور فضا میں تباہ کر دئے۔ شاندار کارکردگی پر فضائیہ کو صدر پاکستان نے مبارکباد دی۔ ہندوستانی جارحیت کے مقابلہ میں شاندار خدمات پر میجر جنرل اختر حسین ملک کو میدان جنگ میں نمایاں بہادری دکھانے پر پاکستان کا دوسرا بڑا فوجی اعزاز ہلالِ جرأت دیا گیا۔ اسی روز انڈونیشیا اور چین نے پاکستان کو اپنی حمایت کا یقین دلایا

۸ ستمبر پاک فضائیہ کی شاندار کارکردگی نے ہندی فوج کے تباہ ہونے والے طیاروں کی تعداد ۷۸ تک پہنچا دی۔ حیدرآباد میں نیا محاذ کھولنے کی کوشش ناکام بنا دی گئی۔ بھارتی افواج سیالکوٹ میں بہت اندر تک گھس آئی تھیں۔ بھارتی تین ڈویژن فوج کو پاکستان کی صرف ایک ٹینک رجمنٹ، ایک توپخانہ رجمنٹ اور ایک انفنٹری بٹالین نے پانچ میل تک پیچھے دھکیل دیا۔

پاک بحریہ نے کراچی سے دو سو میل دور ساحلی قلعہ دوارکا کو اپنا نشانہ بنایا ڈیڑھ گھنٹہ کی گولہ باری میں فوجی ٹھکانوں اور راڈار کے اڈوں کو تباہ کر دیا، بحریہ کے جہازوں نے تین حملہ آور بھارتی طیارے بھی مار گرائے۔ چین اور انڈونیشیا کے بعد ایران نے بھی پاکستان کی مکمل حمایت کا اعلان کر دیا۔ اور ہندوستانی حملے کی مذمت کی۔

۹ ستمبر اکثر محاذوں پر دشمن کو اس کے علاقے میں دھکیل دیا گیا پاک فضائیہ نے ہندی اڈوں پر حملوں کے ساتھ ساتھ بری فوجوں کی امداد بھی جاری رکھی۔

۱۰ ستمبر بھارتی پیش قدمی کو روک کر پاک فوج نے مشرقی پنجاب کی کئی چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ پاک فضائیہ کے کمانڈر اعلیٰ نور خاں کو ایئر مارشل بنا دیا گیا۔ مثالی کارناموں پر فضائیہ کے چودہ افسروں کو ہلال جرأت اور ستارۂ جرأت کے اعزاز دئے گئے جن میں ایم ایم عالم کو دشمن کے سات طیارے گرانے اور دو کو نقصان پہنچانے پر ستارۂ جرأت اور ایک خصوصی نشان دیا گیا اور سید سجاد حیدر کو دشمن کے تیرہ طیارے تباہ کرنے پر ستارہ جرأت کا اعزاز دیا گیا

۱۱ ستمبر پاکستانی بری فوج نے کھیم کرن پر قبضہ کے بعد اپنی پیشقدمی جاری رکھی، سیالکوٹ کو محاذ پر دشمن کے ایک اور بکتر بند ڈویژن کے اضافے کے ساتھ کئے گئے حملے کو پسپا کر دیا۔ جس میں دشمن کے ۶۳ ٹینک تباہ کر دئے گئے۔ دوسری طرف پاکستانی فضائیہ نے مگ طیاروں کے بھارتی بیڑے کے بچے کھچے طیاروں کا بھی صفایا کر دیا۔

۱۲ ستمبر سیالکوٹ کے محاذ پر ہند کے پچاس ہزار فوجیوں کے ساتھ اس وقت تک کی جنگ کے شدید ترین حملے کو بری فوج نے فضائی فوج کے تعاون کے ساتھ پسپا کر دیا۔ جس میں دشمن کے ۵۴ ٹینک تباہ ہو گئے اور اس جنگ میں تباہ ہونے والے بھارتی ٹینکوں کی تعداد ۱۸۷ ہو گئی۔ کھیم کرن سیکٹر میں دشمن کے ایک لیفٹیننٹ کرنل ۱۸ اسات افسر اور ساڑھے تین سو سپاہی گرفتار کر لئے گئے۔ مشرقی پاکستان کے شہری علاقوں پر دشمن نے تیسری بار فضائی حملے کئے۔ پاک فضائیہ نے بری فوج کی امداد اور بھارتی فوجی ٹھکانوں اور ہوائی اڈوں پر بمباری جاری رکھی۔

۱۳ ستمبر راجستھان کے علاقے میں ہند کے ریلوے سٹیشن منابھاؤ پر پاک افواج نے قبضہ کر لیا، پچھلے سات روز کی جنگ میں پاکستانی جانبازوں کے ہاتھوں دشمن کے ۴۰۲ ٹینک تباہ ہوئے۔

پٹھانکوٹ، ہلواڑہ، جام نگر اور جودھپور کے ہوائی اڈوں پر مسلسل حملوں کے ساتھ ساتھ آج جموں کے ہوائی اڈے پر پاک فضائیہ نے حملہ کر کے وہاں چھ ہندی طیارے تباہ کر دئے۔ اس روز پاک فضائیہ نے ۹ طیارے تباہ کئے اور بھارتی فضائیہ کے تباہ ہونے والے طیاروں کی تعداد ڈیڑھ سو کی حدوں کو چھونے لگی۔

۱۴ ستمبر مشرقی پاکستان کی اور سیالکوٹ اور کراچی کی شہری آبادی پر حملے کے بعد سبزی خور بھارتیوں نے پشاور اور کوہاٹ پر بمباری کر کے انسانی خون کا مزہ چکھنے کی کوشش کی۔ پاکستانی فوجوں نے زمین پر بھارتی فوجوں میں تباہی مچانے کے علاوہ نو بھارتی طیارے بھی مار گرائے۔ اور پاک شاہینوں نے سرینگر ہلواڑہ آدم پور کے فوجی ٹھکانوں اور گورداسپور کے ریلوے سٹیشن پر فوجی سامان سے بھری ٹرین پر بمباری کے دوران میں دشمن کے چودہ طیارے تباہ کر دئے۔

۱۵ ستمبر اس وقت تک بھارتی پیش قدمی تو رک ہی چکی تھی اب اس کے پاس اپنے زخموں کو چاٹنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا تھا، سو وہ بار بار اپنی تمام قوت مجتمع کر کے سیسہ پلائی ہوئی دیوار سے سر ٹکراتی رہی۔ اور انسانی خون اپنی ہوس کی بھینٹ چڑھاتی رہی اور پاک شاہین سرینگر جودھپور، ہلواڑہ، آدم پور اور پٹھانکوٹ کے ہوائی اڈوں اور محاذِ جنگ پر اپنی کارروائیوں میں پوری قوت سے مصروف رہے۔

۱۶ ستمبر سرکاری اعداد و شمار کے مطابق گذشتہ عشرے میں پاک جوانوں کے ہاتھوں ۶۸۸۹ بھارتی فوجی کیفرِ کردار کو پہنچے۔ تین سو ستاسی ٹینک برباد کر دئے گئے اور ۹۳ طیاروں کو زمین کا رستہ دکھایا گیا امریکی حلقوں کی اطلاعات کے مطابق بھارت کے ۱۶۲ طیارے ایک روز پہلے تک پاکستانیوں کے ہاتھوں تباہ ہو چکے تھے پاکستانی فوجیں ہر محاذ پر دشمن پر دباؤ ڈال رہی تھیں۔ کھیم کرن میں دشمن کو ۶ میل مزید پیچھے دھکیل دیا گیا سیالکوٹ پر بھارتی ٹینکوں کے دو طرفہ حملے کو بری فوجوں کے ہاتھوں ۶۳ اور فضائی فوجوں کے ہاتھوں ۲۵ ہندی ٹینکوں کی تباہی کے ساتھ پسپا کر دیا گیا۔

۱۷ ستمبر ستوی افواج کے ہاتھوں اس وقت تک ہند کے ۴۲۴ ٹینک تباہ ہو چکے تھے اور ۷۲ پر قبضہ کیا جا چکا تھا۔

اور پاک افواج ہند کے پانچ سو مربع میل علاقے پر مضبوطی سے قدم جما چکی تھیں۔

قیدخانوں کی طرف لے جائے جانے والے بھارتی قیدیوں کے علاوہ اس وقت تک ۳۹ آفیسر اور ۵۳۰ سپاہی قیدخانوں میں پہنچ چکے تھے۔ پاک فضائیہ نے حسب معمول اپنی کارروائیاں جاری رکھیں۔

ہندی شہری آبادیوں پر بمباری کے وحشت و بربریت کے مظاہروں کا ۱۵۰ شہری نشانہ بن چکے تھے۔

۱۸ ستمبر آج پاک فضائیہ نے انبالہ ایسے دور دراز کے ہوائی ٹھکانے پر بھی حملہ کر کے اپنی فضائی برتری کا ایک اور ثبوت مہیا کر دیا اور بھارت کے پاکستان کے ہاتھوں تباہ ہونے والے طیاروں کی تعداد ۱۰۴ تک پہنچا دی۔

۱۹ ستمبر سیالکوٹ پر دشمن کے حملے کو پاک فضائیہ اور بری افواج نے گھمسان کی جنگ کے بعد پسپا کر دیا۔ ۱۰۹ بھارتی سپاہی قیدی بنا لئے گئے، اور ۴۰ ٹینک تباہ کر دیئے گئے جن میں فضائیہ کے ہاتھوں تباہ ہونے والے ۱۷ ٹینک بھی شامل ہیں۔

۲۰ ستمبر سلامتی کونسل نے ۲۲ ستمبر دن بارہ بجے جنگ بند کرنے کی ہالینڈ کی پیش کردہ قرارداد منظور کر لی۔ اس سے قبل پاک بھارت جنگ پر بحث کے دوران میں ملائشیا کے سوا کسی نے ہند کی حمایت نہیں کی۔ اسی روز لاہور شہر کی فضاؤں میں فضائی جنگ نے زندہ دلانِ لاہور کے ذوقِ نظر کا سامان مہیا کیا حملہ آوروں میں سے ۲ طیارے مار گرائے کا منظر اہل لاہور نے کھلی چھتوں سے دیکھا۔

۲۱ ستمبر ہمیشہ کی طرح سرگودھا کے فضائی مستقر پر بھارتی حملے کی تمام کوششیں ناکام بنا دی گئیں —— اور آدم پور ہلواڑہ اور جودھپور پر ہمیشہ کی طرح پاک فضائیہ نے کامیاب حملے کئے —— اور ہندی افواج پاک افواج کے قائم کردہ مضبوط قلعے سے اپنا سر پھوڑتی رہیں —— آہ اٹھارہ سالہ بدقسمت گائے!

آخری روز بھارت کی درخواست پر جنگ بندی کا وقت ۲۳ ستمبر ۳ بجے صبح کر دیا گیا تھا ہند نے اس مہلت سے فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کی اور ہارے ہوئے جواری کی طرح اپنی ساری بچی کھچی ہمت پاکستان کے مضبوط قلعے میں کوئی شگاف ڈالنے کی کوشش میں صرف کر دی (۱) مشرقی سرحد پر بری اور (۲) سرگودھا کے ہوائی مستقر پر تمام فضائی حملے ناکام بنا دئے گئے (۳) بھارتی بحریہ کے ایک بیڑے نے پاک بحریہ کے ایک یونٹ پر حملہ کر دیا، جوابی حملے میں پاک بحریہ نے ہند کا ایک فریگیٹ ڈبو دیا۔ جو کوئی ڈھائی سو کے عملے اور درجن بھر توپوں پر مشتمل تھا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

مرسلہ سید ساجد احمد حافظ آباد

بقیہ صفحہ (۲)

جنگ ستمبر

کی طرح بین الاقوامی سرحد عبور کر کے لاہور پر حملہ کر دیا اور دو دن بعد سیالکوٹ اور راجستھان پر بھی چڑھائی کر دی۔

بھارت کو اپنی قوت کے بل بوتے پر اور کچھ اس وجہ سے کہ اس نے لاہور کے بہادر شہریوں کو عالم بے خبری میں آزمانا چاہا تھا یہ یقین تھا کہ اسے بہت جلد پاکستان کے مقابلہ پر فتح حاصل ہو جائے گی چنانچہ جس روز بھارت کی افواج کے منحوس قدم لاہور کی مقدس سرزمین کی طرف اٹھے اسی روز دہلی میں یہ افواہ مشہور کر دی گئی کہ لاہور پر ہندوستانی افواج قابض ہو گئی ہیں۔ چنانچہ دنیا بھر کے بہت سے اخبارات نے دہلی میں مقیم اپنے نمائندوں کے حوالے سے یہ غلط خبر شائع بھی کی۔ جب ہندوستانی وزیر دفاع نے مجلس قانون ساز میں لاہور پر حملے کا اعلان کیا تو ایک ہندوستانی اخبار کے الفاظ میں:-

"THE HOUSE BROKE INTO AN ENTHUSIASTIC APPLAUSE, SUCH AS HAD SELDOM BEEN HEARD IN THE PORLIAMENT BEFORE."

تاہم ہندوستان کے ان کھوکھلے دعووں کا پول بہت جلد کھل گیا چنانچہ جنگ کے دوران جو غیر ملکی نامہ نگار برصغیر میں موجود تھے تھوڑے ہی دنوں میں انہیں یہ معلوم ہو گیا کہ حقائق اس کے برعکس ہیں۔ چنانچہ ایک امریکی اخبار نے لکھا:-

"ہندوستان نے اعداد و شمار شائع نہیں کئے گزشتہ ہفتہ کے دوران بظاہر اسے بہت وسیع پیمانہ پر جانی نقصان ہوا ہے علاوہ ازیں اس کے بہت سے ٹینک طیارے اور دوسرا سامان حرب بھی ضائع ہو گیا ہے اس کے بعد اخبار لکھتا ہے

"SHASTRI'S GOVERNMENT MAY BE LOOKING FOR A WAY TO END THE WAR ON A BASIS THAT CALD BE EXPLAINED TO AN AROUSED NATION."

اخبار سنڈے ٹائمز نے لکھا:

"۶ ستمبر کو ہندوستان نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنے اس چھوٹے سے ہمسایہ کو سزا دینے کے لئے اپنی فوجی قوت استعمال کرے جس نے دو ہفتوں کے اندر اندر بر و فضا میں اسے مسلسل ذلت آمیز شکستیں دی ہیں"

اعلان داخلہ ٹی آئی انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں

ٹی آئی انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں کی گیارھویں جماعت میں داخلہ شروع ہے۔ کالج میں آرٹس کے تمام مضامین نہایت محنت اور توجہ سے پڑھائے جاتے ہیں۔ کالج میں تعلیم کے اخراجات نسبتاً کم ہیں۔ مستحق طلبہ کو قواعد کے مطابق فیس وغیرہ کی رعایت دی جاتی ہے لائبریری کا معقول انتظام ہے دور سے آنے والے طلبہ کی رہائش کے لئے ہوسٹل کی سہولت موجود ہے۔ داخلہ کے متعلق معلومات بذریعہ خط و کتابت حاصل کی جا سکتی ہیں۔ کالج ہذا میں داخلہ آسانی سے مل سکتا ہے۔ داخلہ لینے والے طلبہ کو جلد توجہ کرنی چاہیئے تاکہ تعلیمی لحاظ سے کوئی کمی نہ رہے۔

پرنسپل ٹی آئی کالج گھٹیالیاں براستہ بدوملہی

درخواستہائے دعا

میرے والد محترم کی ریڑھ کی ہڈی کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں عنقریب ہونے والا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور اپریشن کامیاب ہو جائے آمین

محمد اسماعیل منیر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

۲۔ خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب ان کے دور ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔ ملک دلدار احمد تنویر ... ربوہ

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس

ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔ منیجر

ھوالشافی

بواسیر "پائلز کیور" کی

چار خوراک سے ختم قیمت -/۱۰ روپے

(بذریعہ ڈاک ۱۱/۵۰)

آزمائش کیلئے نمونہ کی ایک خوراک

مفت

کیپور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کرشن بلڈنگ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گوالمنڈی لاہور ربوہ

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کریں

(منیجر)

نصرت جنرل پرنٹنگ پریس

الیس اللہ بکاف عبدہ

چھپا ہوا ہے

ملنے کا پتہ

نصرت آرٹ پریس ربوہ

کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین۔

الامۃ:۔ بلقیس بیگم

گواہ شد:۔ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب

گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد یونس بھاگلپور حال قادیان۔ گواہ شد:۔ محمد خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ محمود الحسن ولد انوار الحسن صاحب شاہی منزل محلہ تاتار پور بھاگلپور حال قادیان

وصایا

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر بذریعہ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان

وصیت نمبر ۱۳۷۲۴

رافعہ خاتون اہلیہ سید محمد مسرور

قوم سید پیشہ خانہ داری عمر چھبیس سال پیدائشی احمدی ساکن کوسبی ڈاکخانہ کوڈ۔ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ مورخہ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد صرف ذیل کی ہے میری کوئی آمد نہیں۔

(۱) طلائی کنگنی دو عدد وزنی ڈیڑھ تولہ چوڑیاں چار عدد وزنی دو تولہ۔ جھمکے دو عدد وزنی پون تولہ۔ ایک ہار وزنی دو تولہ۔ کل وزن سوا چھ تولہ۔ قیمتی ایک ہزار چالیس ہ

ایک عدد انگوٹھی۔ قیمتی چالیس روپیہ

(۲) مہر بذمہ خاوند ایک ہزار روپیہ

میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر مزید جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ:۔ سیدہ رافعہ خاتون

گواہ شد:۔ سید منظور احمد صدر جماعت احمدیہ بھوبنیشور

گواہ شد:۔ سید محمد مسرور خاوند موصیہ

A. G. office

P.O. Bhabneshwar

ORISSA

وصیت نمبر ۱۳۶۶۴

بلقیس بیگم زوجہ خان بہادر محمد خان

قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن مدراس ڈاکخانہ مدراس۔ ضلع مدراس صوبہ مدراس

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر ۱۰۰۰/- روپیہ جو میں نے اپنے شوہر سے وصول کر لیا ہوا ہے ۲۔ زیورات طلائی گلو بند چار تولہ مالا پانچ تولہ۔ نکلس ۳ تولہ۔ جھمکے بندی چار تولہ۔ کڑے چھ تولہ۔ چوڑیاں ۲ تولہ۔ انگوٹھیاں چار عدد ۲ تولہ۔ کلپ نصف تولہ کلپ ایک تولہ ٹاپس دو جوڑی ایک تولہ جملہ زیورات وزنی ۲۷ ۱/۲ تولہ۔ جس کی موجودہ بازاری قیمت چار ہزار نو سو پچاس ۴۹۵۰/- روپیہ ہے۔ اس میں سے پانچ تولہ کی مالا میں اپنی بیٹیوں کو دے چکی ہوں باقی زیور ۲۲ ۱/۲ تولہ ہے میں اپنی مذکورہ بالا تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ علاوہ ازیں مجھے اپنے شوہر کی طرف سے مبلغ ۲۵/- روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان

متاع برائے دفاع

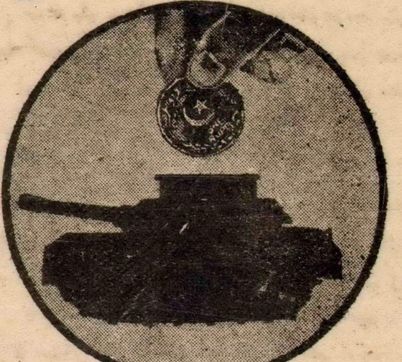

پاکستان کے دفاع اور استحکام کے لئے آج مال و متاع کی بھی ضرورت ہے۔ آج کل دفاعِ وطن اچھے اسلحہ کے بغیر ممکن نہیں۔ اور یہ اسلحہ فراہم کرنے کے لئے سرمائے کی ضرورت ہے۔ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ خرید کے اپنا حق بھی ادا کیجئے اور فی سال ۱۰ فیصد منافع بھی حاصل کیجئے۔ حکومت اس کی ضامن ہے اور منافع پر ٹیکس معاف

آپ کا سرمایہ دس سال میں دگنا ہو جاتا ہے

بچت کیجئے ہما وطن کے لئے

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

ہر بینک اور ڈاکخانے سے دستیاب

ADGROUP/CONS

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دوکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا موقعہ کلا لٹھا پردہ کلاتھ سیٹ بنز فرشی دریاں کھیس تولیے تمام نخفوک اور پر چون مل سکتے ہیں

وسیم ٹیپسٹری ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر ایمن پور بازار لائلپور

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ **تحریک جدید ربوہ**

آپ خود بھی ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو پڑھائیں۔

سالانہ چندہ ...

مینیجنگ ایڈیٹر

الفرقان ربوہ

قرآنی حقائق بیان کرنے والا ماہنامہ

تبلیغی و علمی مجلہ جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ عیسائی پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کو جواب دئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے

ایڈیٹر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری ہیں

سالانہ چندہ صرف چھ روپے

(مینیجر ماہنامہ الفرقان)

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۱۵	۱۱-۰۰	۱۱-۴۵	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۱۵	۵-۰۰
لاہور تا سرگودھا	۴-۰۰	۴-۴۵	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۴۰	۸-۱۰	۸-۳۰	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۰۰	۱۲-۳۰	۱-۰۰	۲-۱۰	۳-۳۰	۴-۱۰	۵-۱۰	۵-۳۰
سرگودھا تا گوجرانوالہ	۴-۱۵	۹-۱۵	۴-۰۰ بعد دوپہر	ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل ہیں (محمد علی ظفر برانچ مینیجر)													
گوجرانوالہ تا سرگودھا	۴-۱۵	۹-۳۰	۵-۳۰ بعد دوپہر														

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے ۱۵/- **نورِ منظر** اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے **خورشید یونانی دواخانہ** رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳

D[redacted]

سیکرول ہیئر ٹانک

گرتے بالوں، سکری اور
قبل از وقت
بالوں کے سفید ہونے کا
تیر بہدف ہیئر ٹانک
ہر شہر کے ہر جنرل مرچنٹ اور کیمسٹ سے طلب کریں

سُرمہ خورشید

ایک لاجواب اور مجرب روزگار سرمہ
یہ سرمہ نہایت درجہ مقوی بصر ہے
نظر تیز کرتا اور عینک اتارتا ہے
خارش پانی ڈھلکا ککرے موتیا
وغیرہ کا بہترین علاج ہے۔
قیمت فی شیشی چھ روپے صرف

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت کے لئے
بہترین سرمہ، خارش، پانی بہنا، بائمی، رتانخہ، ککلی
وغیرہ امراض کا بہترین علاج، متعدد جڑی
بوٹی کا سیاہ رنگ جوہر، جو بچوں عورتوں
مردوں سب کے لئے مفید ہے فی شیشی سوا روپیہ

تیار کردہ: خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۲۸

هو الشافی

نورِ صحت

کمزوری کو دور کرنے کے لئے سوچی کی طاقت کا خاص اکسیر ہے ۸۰ گولی ۱۵ روپے
ہر جزئی علاج کے ساتھ مکمل کورس ۲۵ روپے نصف کورس ۱۲/۵۰ روپے
احمدیہ دواخانہ متصل نئی پرائمری سکول ربوہ

ہمدردِ نسواں (دحبوب اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

خلیل پولٹری فارم ربوہ

سے وائٹ لیگھارن کی جدید ترین نسل کے بچے نکالنے
والے انڈے اور ایک روزہ چوزے حاصل کریں۔ ان
مرغیوں کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زائد ہے
ریٹ انڈے -/۶ روپے درجن
یک روزہ چوزے -/۱۸ روپے فی درجن۔
(منیجر)

تسلی زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینجر روزنامہ الفضل ربوہ
سے
خط و کتابت کیا کریں

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سُرمہ نور رجسٹرڈ

جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت
ہو چکا ہے۔ ہمیشہ خریدتے وقت شفاخانہ
رفیق حیات کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں
فی تولہ ۲ روپے ربوہ میں تمام بڑے جنرل سٹور
کوئٹہ میں حکیم محمد الدین صاحب شارع لیاقت اور
عبد الرحمن خان صاحب طوغی روڈ
لائل پور میں کریم میڈیکل سٹور سے مل سکتا ہے

گھر کا چراغ

نرینہ اولاد کے لئے
بہترین دوائی
مکمل کورس بیس روپے

طاقت کی دوائی

مایوس اور کمزور نوجوانوں کا
زندگی بخش علاج
مکمل کورس تیس روپے

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی صفائی اور خوبصورتی کے لئے
بہترین تحفہ۔ فی شیشی سوا روپیہ
راولپنڈی میں احمد برادرز جنرل سٹور سلائٹ ٹاؤن
ربوہ میں افضل برادرز گول بازار۔ ربوہ
کراچی میں سید غلام شاہ صاحب احمدیہ ہال
کوئٹہ میں حکیم محمد الدین صاحب شارع لیاقت اور
عبد الرحمن خان صاحب طوغی روڈ سے خرید فرماویں۔

ادویات ملنے کا پتہ شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ رکھوائیے

اس لئے کہ

حضرت المصلح الموعودؓ کی جاری کردہ تحریک ہے

اس لئے کہ

امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے

اس لئے کہ

یہ ایک الہامی تحریک ہے

اس لئے کہ

امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔

مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید سے رجوع کریں

(افسر امانت تحریک جدید)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن بہنوں کو تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کی ایک فہرست درج ذیل ہے جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۶۹۶	فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ بذریعہ استانی رشیدہ شوکت صاحبہ	۱۱۶۶ روپے
۶۹۷	محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ گنگا پوری دار الرحمت شرقی ربوہ	۳۲۵ روپے
۶۹۸	" ظفر سعادت صاحبہ بیگم عبد المجید صاحب بھٹی کراچی	۳۰۰ روپے
۶۹۹	" بیگم شیخ عبد الرزاق صاحب مرحوم	۲۲۰ روپے
۷۰۰	" شاہدہ عبد الماجد صاحب	۳۰۰ روپے

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مشتہرین کرام سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور تحریر کیا کریں (مینیجر)

شوریٰ خدام الاحمدیہ کے لئے مرکز میں تجاویز پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۰ تبوک/ستمبر ہے

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

یکم تبوک تا ۵ تبوک ۱۳۴۷ ہش

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تا حال کراچی میں قیام فرما ہیں۔ گزشتہ ہفتہ کے اوائل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو نزلہ اور زکام کی تکلیف رہی ویسے حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے اطلاع دی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈاک ۴ تبوک (ستمبر) کے بعد کراچی کے پتہ پر نہ بھیجی جائے بلکہ حسب معمول ربوہ کے پتہ پر ہی ارسال کی جایا کرے۔

۳۔ حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دل کی حالت بہت عمدہ ہے۔ دماغ بھی خوب کام کرتا ہے مگر نقاہت زیادہ ہے اور پیٹ میں بہت تکلیف ہے احباب حضرت حافظ صاحب موصوف کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

۴۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے مربی اور دیرینہ خادم محترم مہاشہ محمد عمر صاحب فاضل ۲ تبوک (ستمبر) ۱۳۴۷ ہش بروز دوشنبہ صبح ۸½ بجے اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے بعمر ۶۱ سال وفات پا گئے اُسی روز نماز عشاء کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی بعدہٗ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں قطعہ خاص صحابیان میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے ہی دعا کرائی۔ احباب نماز جنازہ اور تدفین میں کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم مہاشہ صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور آپ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے نیز آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ، اولاد اور دیگر متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو آمین

۵۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب انچارج مبلغ گیمبیا نے ہز ایکسی لینسی سر سنگھاٹے گورنر جنرل گیمبیا کی بھانجی کے رخصتانہ کے موقع پر ملک بھر کے چیدہ افراد اور معززین کی موجودگی میں اسلامی تعلیم کی فضیلت اور عورت کے حقوق کے متعلق قرآن مجید کے ارشادات بیان کئے اور دعا کے ساتھ عزیزہ کو رخصت کیا گورنر جنرل صاحب کی خواہش کے مطابق مکرم چوہدری صاحب نے ہی مسنون طریق پر نکاح کا اعلان کیا۔ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکالت تبشیر)

۶۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال امتحان انٹرمیڈیٹ میں جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا نتیجہ نہایت شاندار رہا۔ امتحان میں جامعہ کی کل ۵۵ طالبات شریک ہوئی تھیں ان میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵۳ طالبات کامیاب قرار پائیں۔ چار طالبات فرسٹ ڈویژن میں اور ۴۵ سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئیں۔ اور صرف چار طالبات نے تھرڈ ڈویژن لیا۔ ایک طالبہ نے کمپارٹمنٹ حاصل کی اور ایک طالبہ کامیاب نہ ہو سکی۔ کامیاب ہونے والی طالبات کی شرح فیصد ۹۶ رہی جبکہ بورڈ کی آرٹس گروپ کی شرح فی صد ۴۳ ہے عزیزہ امۃ الحکیم بیگم بنت محترم مولانا ابو العطاء صاحب ۶۲۰ نمبر لے کر اپنی کلاس میں اوّل آئیں۔

۷۔ امسال امتحان انٹرمیڈیٹ میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے نتائج کے مختصر کوائف درج ذیل ہیں:۔

نتیجہ ایک نظر میں

گروپ	کل طلباء جو امتحان میں شریک ہوئے	فرسٹ ڈویژن	سکینڈ ڈویژن	تھرڈ ڈویژن	میزان	نتیجہ کالج	نتیجہ بورڈ
		پاس ہونے والے طلباء کی تعداد					
نان میڈیکل	۵۴	۶	۱۶	۱	۲۳	۴۲٫۵	۴۲٫۲
میڈیکل	۴۵	۳	۱۴	۵	۲۲	۴۸٫۸	۴۷٫۶
آرٹس	۹۰	۱	۲۸	۱۹	۴۸	۵۳٫۳	۳۴٫۱
کل طلباء	۱۸۹	۱۰	۵۸	۲۵	۹۳	۴۹٫۲	۳۶٫۳

نان میڈیکل گروپ کے طالب علم ملک حبیب الرحمٰن نے بورڈ میں ۸۶۷/۱۰۰۰ نمبر حاصل کر کے نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

محترم میاں علی گوہر صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ربوہ ۵ تبوک۔ محترم میاں علی گوہر صاحب ۴ تبوک ۱۳۴۷ ہش مطابق ۴ ستمبر ۱۹۶۸ء بروز بدھ کی شام کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے بعمر قریباً ۸۰ سال وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا آپ ۱۹۰۴ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔

نماز جنازہ آج ۵ تبوک کو نماز عصر کے بعد ادا کی جائے گی۔

احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تھرڈ ایر سائنس اور آرٹس میں داخلہ مورخہ ۱۲ ستمبر سے شروع ہو کر دس دن تک جاری رہے گا مجوزہ فارم داخلہ کالج کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں ہر درخواست کے ہمراہ مندرجہ ذیل اسناد وغیرہ کا ہونا لازمی ہے۔ (۱) پروویژنل سرٹیفکیٹ مع ثبوت تاریخ پیدائش (۲) کیریکٹر سرٹیفکیٹ (۳) پاسپورٹ سائز دو فوٹو جن میں سے ایک داخلہ فارم پر گوند سے چسپاں ہو۔

انٹرویو کے وقت سرپرست کا ساتھ ہونا لازمی ہے۔

(قاضی محمد اسلم ایم اے کینٹب) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ اعلان داخلہ

جامعہ نصرت ربوہ میں تھرڈ ایر کلاس کا داخلہ ۱۲ ستمبر سے شروع ہوگا اور دس روز تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا درخواستیں مجوزہ فارم پر معہ کیریکٹر اور پروویژنل سرٹیفکیٹ ۱۰ ستمبر تک کالج آفس میں پہنچ جانی چاہئیں۔ انٹرویو روزانہ صبح ۸ بجے تا ۱۱ بجے

فرسٹ ایر کلاس میں بھی داخلہ بغیر لیٹ فیس کے ۱۰ ستمبر تک جاری رہے گا ہونہار اور مستحق طالبات کے لئے فیس معافی اور وظائف کی مراعات اعلیٰ تعلیم۔ شاندار نتائج اسلامی ماحول کالج کے ساتھ ہوسٹل کا بھی تسلی بخش انتظام موجود ہے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

اعلان تعطیل

۶ تبوک ۱۳۴۷ ہش مطابق ۶ ستمبر ۱۹۶۸ء کو یوم دفاع پاکستان کے موقع پر حسب سابق دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی اس لئے ۷ تبوک (ستمبر) کا پرچہ شائع نہیں ہوگا

(مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴